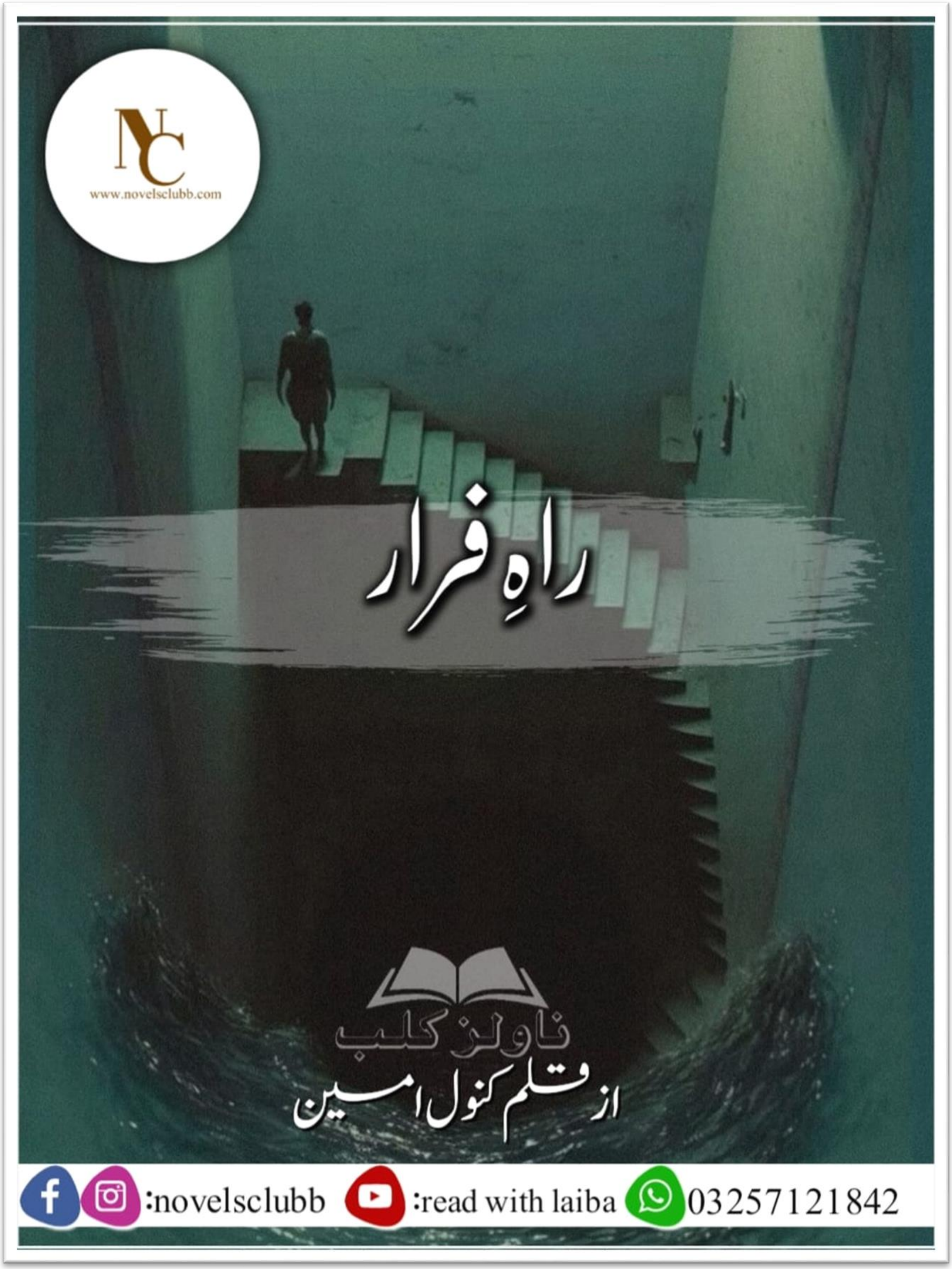
www.novelsclubb.com
راہِ فرار
ناولز کلب
از قلم کنول امین
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

راہِ فرار

از قلم

کنول امین

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

افسانہ

راہ فرار

از کنول امین

یہ افسانہ ہر اس والدین اور بڑے کیلئے ہے جنہیں لگتا ہے کہ اولاد بگڑ گئ ہے، بلاشبہ یہ بات بھی رد کرنے لائق نہیں ہے مگر خدارا آپ سب یہ بھی تو دیکھیں کہ وہ کس ذہنی حالت میں ہے۔

بڑوں کو لگتا ہے کہ بچوں کو سب مل رہا ہے تو بھلا انہیں کیسی پریشانی ہو سکتی ہے۔

غلط لگتا ہے سب کو!!!

www.novelsclubb.com

بچوں کو سب کچھ لیکر دے دینے سے فرائض پورے نہیں ہو جاتے۔ چیزیں صرف وقتی خوشی دیتی ہیں مگر آپ کے رویے، آپکا ان کو ٹریٹ کرنا یہ سب دائمی اثر چھوڑتے ہیں۔ یہ نئ نسل ہے اور شاید بہت نازک بھی، گھر والوں کو علم بھی نہیں ہوتا اور انکے بچے اپنے لیے موت مانگ رہے ہوتے ہیں۔

تو انہیں اپنی آنکھوں کے سامنے مرتا دیکھنا آسان ہے یا اپنی توجہ اور پیار سے نئ زندگی دینا؟؟؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ان کی سیلف ریسپیکٹ کا بھی خیال کریں، آپ کا چیخنا چلانا اسے کس ذہنی اذیت میں مبتلا کر دے گا آپ اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔

مارکس، ڈگری، اسٹیٹیس، کلاس سب کچھ معنی رکھتا ہو گا مگر کسی کے ذہنی سکون اور زندگی سے زیادہ نہیں۔

لوگوں کو راضی کرنا چھوڑ دیں، لوگ کسی حال میں راضی نہیں ہو سکتے۔ کہتے ہیں نہ

دنیا راضی نہیں ہو سکدی

بندا مکدا مکدا مک جاندا

اگر آپ کا بچہ آپ کے خاندان کے کسی اور اسٹوڈنٹ سے کم نمبر لیکر آیا ہے تو ضروری نہیں اسے فیزیکلی اور مینٹلی ٹارچر کیا جائے، ہو سکتا ہے کہ یہ کسی اور کام میں پرفیکٹ ہو اور اس سے آگے ہو!

نمبروں کی ریس میں بھاگتے بھاگتے اکثر بچے زندگی کی دوڑ میں ہار جاتے ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دوستوں اور عزیزوں کو بھی چاہیے کہ وہ بلئی نہ کیا کریں اپنے ساتھیوں کو، کسی کی ان سیکیورٹی کو چھیڑنے، بھری محفل میں تذلیل کرنے اور عزت نفس کی توہین کرنا کسی صورت بھی آپ کو برتر اور مقبول نہیں بنا سکتی۔

مرنا تو اس جہاں میں کوئی حادثہ نہیں

اس دور ناگوار میں جینا کمال ہے

امید کرتی ہو کہ میری تحریر کسی کو تکلیف نہیں پہنچائے گی۔

جزاک اللہ۔

www.novelsclubb.com

"تمھیں شرم آنی چاہیے،ایک لڑکا نہیں سنبھال سکی تم"

معاذ ولید غصے میں دردانہ ولید کو کھری کھری سنا رہے تھے۔اپنے کمرے میں کھڑے حاشر معاذ اپنے باپ کی کڑوی باتوں کو اپنے کانوں تک جانے سے روکنے کیلئے اپنے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھے ہوئے تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دردانہ اور معاذ کا روز کا جھگڑا، گالم گلوچ سترہ سالہ حاشر کی زندگی کو برباد کر رہا تھا۔وہ لڑکا جو ہنسنے کھیلنے کی عمر سے ہی خاندانی جھگڑے، دوستوں کے بیہودہ مزاق، طنز اور ان کے بار ہاڈی گریڈ کرنے کی وجہ سے اندر ہی اندر گھل رہا تھا۔

سترہ برس کی قلیل عمر میں وہ زندگی اور خوشیوں سے اکتا گیا تھا، ڈپریشن اور سٹریس سے موت اس کیلیئے ایک فینٹسی بن چکی تھی۔۔۔۔۔۔

حاشر معاذ ولید اور دردانہ ولید کا اکلوتا وارث، سیاہ کانچ سی آنکھوں کا مالک، بھوری رنگت اور کالی زلفوں کا مالک سترہ سالہ قابل دید لڑکا تھا۔

دردانہ اور معاذ کے آئے روز کسی نہ کسی بات پر جھگڑا، ایک دوسرے کو کوسنا، دردانہ کا ناراض ہو کر بسا اوقات اپنے میکے چلا جانا، وہاں ننھیال کے باقی اختلافات اس کے ذہن کو بری طرح متاثر کر رہے تھے۔

کچی عمروں میں ذہن پر نقش ہو جانے والے الفاظ، انداز وقت کے ساتھ ساتھ انسان کو اندر ہی اندر ہی دیمک کی طرح کھا جاتے ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپنے جھگڑوں میں وہ یہ بھول گئے تھے کہ انکا ایک بیٹا بھی ہے جسے صحیح غلط کی پہچان کروانی ہے

۔

دوستی کے نام پر میٹرک تک حاشر ذہنی استحصال کا شکار رہا۔

سب اسے ختم کر رہا تھا مگر کوئی اسے سننے کو بھی تیار نہیں تھا۔دوستوں کو ایسا رویہ اختیار نہیں کرنا چاہیے،وقتی شغل لگانے کیلیئے کسی کی ان سیکیورٹی کو بھری محفل میں اچھال کر ہنسنا،مزاق اڑانا یہ تو دوستی کی کسی کتاب میں نہیں لکھا گیا۔

حاشر کے ساتھیوں کے آئے روز ایسے رویے،اس کے والدین کی باتیں اسے مزید زندگی سے فرار کیلیے موت تک لے جا رہے تھے۔

مگر مرتا بھی تو کیسے، مسلمان تھا اور اس کے دین نے مرنا حرام قرار دیا تھا۔

پر اس دین کے پیروکار،اس رب کے بندے انہوں نے جینا بھی تو حرام کر رکھا تھا۔

مرنے کو حرام کہنے والو!!!

جینے کو حلال چھوڑا ہی کب ہے؟؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ذہنی دباؤاور تناؤ کے شکار حاشر کے گیارہویں جماعت کے رزلٹ کی وجہ سے معاذ اپنی بیوی پر برہم ہو رہے تھے۔

اس بات سے بے خبر کہ وہ ذرا پیار سے اپنے اکلوتے چشم وچراغ سے بھی تو پوچھیں کہ آخر کس لیے اس کی کارکردگی اس قدر ناقص ہو گئی ہے۔

لیکن نہیں، باقی والدین کی طرح اس نے بھی اس کی کارکردگی کو اور اسے یہ کہہ کر ذلیل کیا تھا کہ وہ آسائشات اور بے جا لاڈ پیار کی وجہ سے بگڑ گیا ہے، وہ کما کر لانے کی پریشانی سے تا حال نا واقف ہے۔

ان کی آوازیں بلند تر سے بلند ترین ہو رہی تھی۔دونوں اس کے بگڑنے کی وجہ ایک دوسرے کو قرار دے رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

حاشر اس سب سے حد درجہ اکتاہٹ کے بعد بائیک کی چابی اٹھا کر تیز تیز قدم اٹھاتا گھر سے نکل گیا۔

"اب پھر گیا آوارہ گردی کرنے،

یہی سب کرنا تھا تو پیدا ہوتے ہی مر جاتے کم از کم اتنا خوار تو نہ ہوتے ہم تمھارے لیے"

یہ وہ الفاظ تھے جو معاذ اور دردانہ اسے گھر سے نکلتا دیکھ غصے میں کہہ رہے تھے۔

حاشر تین سبجیکٹ میں فیل ہو چکا تھا جبکہ باقیوں میں بھی بس بری طرح پاس ہوا تھا،اور کلاس کا نشیس معاذ کیلئے بات خنجر کی طرح تھی کہ اس کی اکلوتی اولاد نے اسے اسی کالج میں سر اٹھانے لائق نہیں چھوڑا جہاں کے وہ ٹرسٹی تھے۔

"یہی سب کرنا تھا تو پیدا ہونے سے پہلے مر جاتے"

"پیدا ہونے سے پہلے مر جاتے"

"حاشر عورتوں کی طرح نازک بننا بند کرو، مرد بنو مرد و گرنہ پھر مر جاؤ۔۔۔"

"مر جاؤ"

اسپیڈ میٹر کی سوئی تیزی سے آگے کی طرف جا رہی تھی، جبکہ اس کے والدین اور دوستوں کے فقرے اس کے کانوں میں زور زور سے گونج رہے تھے۔

بائیک اس کے کنٹرول سے باہر ہو چکی تھی اور وہ فل اسپیڈ سے سامنے والی گاڑی سے ٹکرا کر زمیں بوس ہو گیا۔

سر سے بھل بھل خون بہہ رہا تھا۔لوگ اس کے آس پاس جمع ہونا شروع ہو چکے تھے کوئی اس پر پڑی بائیک ہٹا رہا تھا تو کوئی ایمبولینس کو کال ملا رہا تھا۔

مگر وہ زمیں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے مسکرا دیا۔ایک خواب تھا جو حقیقت ہونے لگا تھا،دنیا سے فرار کا خواب،لوگوں کی نظروں اور باتوں سے دور جانے کا خواب،ماں باپ کے اس کی پیدائش پر ہی مر جانے کا خواب،زمین پر سے زمیں میں جانے کا خواب۔۔۔

اے زمیں !احترام کر میرا

میں تیرا ہونے والا رزق ہو

•○•○•○•○•○•○•○•○•○•○

معاذ ولید کے گھر آنے والی فون کال نے کہرام مچا دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیسا رزلٹ، کیسا جھگڑا، کیسا غصہ، کیا مرنے کا کہنا، اب اگر کچھ یاد تھا تو بس یہ کہ ان کا اکلوتا چشم و چراغ زندگی اور موت کی کشمکش میں پڑا ہے۔

اسپتال پہنچنے تک دردانہ اپنے سارے آنسو بہا چکی تھی۔

یہ رکے رکے سے آنسو، یہ دبی دبی سی آہیں

یونہی کب تلک خدایا، غم زندگی نبھائیں

اب اسے حاشر کا کہا ایک ایک لفظ یاد آ رہا تھا۔

اس کا راتوں میں ڈر کر اٹھ جانا، آہٹ سے چلانا، گھنٹوں خود کو گھورتے رہنا، چیزیں توڑنا، غصے میں کبھی وحشی تو کبھی رونے لگ جانا، دوستوں کے نام سے چڑنا، وہ کتنا بدل گیا تھا اور اس کی ماں کو آج احساس ہو رہا تھا۔

"مام۔۔۔ ایم فیلنگ ویری ڈیپریس"

"کیوں بھئی، کس چیز کی کمی ہے تمھیں، سونے کا چمچ منہ میں لیکر پیدا ہوئے ہو تمھیں کس چیز کا ڈیپریشن ہے" دردانہ نے اس شام بھی اس کی بات کو ہنس کر اور ذرا ڈپٹ کر ٹال دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کون بتاتا اسے کے چیزیں ذہنی دباؤ ختم نہیں کرتی، یہ تو ایسا ناسور ہے جو زندگیاں نگلنا پسند کرتا ہے۔

"مام!! آپکو پتہ ہے مجھے قبرستان بہت فیسینیٹ کرتا ہے، اٹریکٹ کرتا ہے"

ایک اور شام کی بھولی بسری یاد دردانہ کے ذہن پر تحریر ہو رہی تھی۔

"حاشر، ایسا نہیں کہتے، کیوں سوچتے ہو ایسا اپنے فرینڈز کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرو اور ایسا فضول سوچنا بند کرو"

سترہ سالہ حاشر کیوں موت سے اٹریکٹ ہو رہا ہے کہ سوچنے کی بجائے وہ پھر سے ڈپٹ کر اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

"وہ بہت پر سکون جگہ ہے مام، نا لڑائی، نہ جھگڑا، نہ نفرتیں، نہ بدگمانیاں"۔۔۔وہ اپنی ہی دھن میں بولے جا رہا تھا۔

"حاشر"

دردانہ بس آنکھیں دکھا کر رہ گئی۔

اداکاری بڑا دکھ دے رہی ہے

www.novelsclubb.com

میں سچ مچ میں مسکرانا چاہتا ہوں

"حاشر، کیوں تم نے اپنے فرینڈز سے مس بیہیو کیا ہے۔ شیم آن یو بیٹا، کیوں تم ایسے ہو گئے ہو اور سب کو دور کر رہے ہو"

دردانہ کو غالباً حاشر کے کسی دوست کا پیغام ملا تھا اور وہ اس کے بدلے رویے کی شکایت کر رہا تھا۔

"مام، دے آر ناٹ مائی فرینڈز، دے آلویز میک میں انکفرٹیبل، وہ میرا بلا وجہ مزاق بناتے ہیں چھیڑتے ہیں، اور پھر ٹیچرز کو میری ہی کمپلینٹ کرتے ہیں، سب برے ہیں سب کے سب"

حاشر بھرائی آواز لیے شکوے کر رہا تھا، مگر دردانہ کے لیے یہ سب عام سی بات تھی۔

"چھیڑتے، کیا مطلب تم کونسا لڑکی ہو، ذرا میچیور ایکٹ کیا کرو حاشر، فار گاڈ سیک"

"مام۔۔۔آپ میری بات کیوں نہیں سمجھ رہی ہے؟؟"

"بس" دردانہ ہاتھ اٹھا کر اسے روکتی وہاں سے چلی گئ۔

حاشر کی آنکھوں کے ڈورے بالکل لال ہو چکے تھے۔

میں نے نہیں نکالا کسی کو زندگی سے

جس کا دل بھرتا گیا وہ مجھے چھوڑتا گیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

معاذ ولید کے پاس تو کوئی ایسی یاد بھی نہیں تھی۔

حاشر سے اس نے آخری مرتبہ پیار سے کب بات کی تھی اسے یاد تلک نہ تھا۔

میٹرک تک اس کے ٹاپ کرنے پر اسے کوئی چیز گفٹ کر دینا اور آل دا بیسٹ فار فیوچر کہہ دینا یہی اس کا انداز تھا، پیار کو جتانے کا۔

اس کی ڈائری پر تحریر اشعار پڑھ کر وہ دل کھول کر ہنسے تھے۔

ہم تو ہنستے ہیں، دوسروں کو ہنسانے کی خاطر

ورنہ دل پر زخم اتنے ہیں کہ رویا بھی نہیں جاتا

"کیوں برخوردار، کیا لکھ کر پھر رہے ہو۔ کونسے دکھ ہیں تمھیں بھئی"

www.novelsclubb.com

حاشر کا اس بات پر خفیف سا مسکرا دینا۔

مسکرانے پر اس کی سیاہ کانچ سی آنکھوں کا مسکرا دینا، ان میں چمک کا دوڑنا، منظر سب یاد تھا۔

معاذ کو وہ دن بھی یاد آرہا تھا جب اس نے کلاس سیریز کی خراب پرفارمینس پر اسی شعر سے اسے طنز کیا تھا کہ لڑکیوں کے پیچھے لگ لگ کر اور اداس شاعری پڑھ کر بیڑا غرق کر دو اپنا بھی اور میری ریپیوٹیشن کا بھی۔

ہونہہ۔۔۔۔۔۔۔آور سوسائٹی سوکالڈ ریپوٹیشن۔۔۔۔۔۔

حاشر کاتب شرمندہ ہونا، رونا کچھ بھی تو نہیں بھولے تھے وہ۔

گھر سے اسپتال تک کے راستے میں وہ دونوں پچھلے سترہ برس طے کر کے آچکے تھے، اب دونوں کو باری باری اپنی کوتاہیوں کا احساس ہو رہا تھا۔

حاشر کی حالت انتہائی سنجیدہ تھی، وہ نالیوں میں جکڑا اس موڑ پر موجود تھا کہ کسی بھی لمحے اس خود غرض دنیا کو چھوڑ کر ابدی نیند جا سکتا تھا۔

Sorry, he is no more ۔۔۔

اپنے اندر کو کھا گیا ہوں میں

خود میں رہنا مزاق تھوڑی ہے

یہ وہ الفاظ تھے جو معاذ اور دردانہ ولید کی دنیا ہلا گئے تھے۔

"اس نے جینے کی خواہش ختم کر دی تھی، ہماری لاکھ کوششوں کے باوجود اس کی باڈی نے ریسپونڈ نہیں کیا، سویئر ہیڈ انجری کی وجہ سے ہم اسے بچا نہیں پائے"

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں کہہ کر تسلی دے کر جا چکے تھے مگر معاذ اور دردانہ سمندر پر کھڑے ہو کر رہتی زندگی پیاسے مرنے والے تھے۔

ان کے بیٹے نے اپنی پریشانیوں سے نکلنے کے لیے راہ فرار چن لی تھی مگر نتیجتاً اُس کے والدین رہتی زندگی اسی دکھ کے ساتھ گزارنے والے تھے۔

اپنی اولاد کو سمجھنے میں وہ بہت دیر کر چکے تھے، اتنی دیر کے واپس لوٹنے تک ان کے جگر کا ٹکڑا ان کے پاس نہیں تھا۔ وہ رو رہے تھے، چلا رہے تھے مگر کوئی سننے والا نہیں تھا۔ وہ دنیا جس کی فکر معاذ ولید کو تھی کہ کیا کہے گی۔ آج وہی دنیا والے اس کی موت کا سن کر اپنے راہ چل دیے۔ وہاں کسی کو بھی تو فرق نہیں پڑا تھا سوائے ان دونوں کے، دنیا ایسا ہی کرتی ہے دکھوں میں تماشا دیکھتی ہیں جبکہ خوشیوں میں تنقید کرتی ہیں۔

حاشر کے دوست، عزیز، والدین سب اسے واپس آنے کی دہائی دے رہے تھے مگر وہ جا چکا تھا۔ سب سے دور بہت دور، کبھی نہ واپس آنے کیلیے۔

یہ تجھے کس موڑ پر سوجھی بچھڑ جانے کی

اب جا کے تو کہیں دن سنورنے والے تھے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

حاشر کی موت کو دو سال گزر چکے تھے۔ وقت ضرور بیتا تھا مگر زخم تا حال ہرا تھا۔

جس طرح انہوں نے اپنی اولاد کو کھویا تھا اب وہ دوسروں کو ایسے خالی جھولی نہیں دیکھ سکتے تھے۔

فری چائلڈ اسپیشل کیئر انسٹیٹیوٹ کے نام سے معاذ اور دردانہ والدین کو اپنے بچوں کو سمجھنے کے طریقے اور ڈیپریشن کا شکار بچوں کی کیئر کر کے وہ حاشر کے ساتھ جانے انجانے میں ہونے والی زیادتیوں کا ازالہ کر رہے تھے۔

چھپا رہا ہے کسی درد کو، کسی کرب کو

جو ہنس رہا ہے مسلسل وہ شخص جھوٹا ہے

ختم شد

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انتباہ

(راہ فرار میں تحریر کردہ اشعار مصنفہ کی ذاتی ملکیت نہیں ہیں)

راہ فرار کا مقصد پریشانیوں اور مشکلات سے چھٹکارا پانے کیلیئے موت کو گلوری فائی کرنا ہرگز نہیں ،نہ ہی یہ کسی ایسی چیز کو پروموٹ کرنے کیلیئے لکھا گیا۔حاشر کا مرنا اس کے والدین اور اس طرح کے باقی لوگوں کیلیئے ایک سزا تھا، جس کا ازالہ وہ دوسرے لوگوں کو سمجھا کر کریں گے۔

بچوں کو بھی چاہیے کہ وہ اللہ رب العزت سے اپنے تعلقات استوار رکھیں اور کوئی بھی غلط قدم نہ اٹھائیں۔

ڈیپریشن،اینگزائیٹی یہ لاعلاج نہیں ہیں۔خود کو اور اپنے گھر والوں کو سمجھے،خوش رہیں اور خوشیاں بانٹیں۔

فی امان اللہ

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB